سوال

(214) عقد سے قبل حرام قرار دینا نکاح پر اثر انداز نہیں ہوتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مرد نے عورت کو منگنی کا پیغام تو بھیجا لیکن نکاح نہیں کیا اور اس کے اور عورت کے والد کے درمیان چونکہ تعلقات کشیدہ ہوگئے اس لئے اس نے کہہ دیا کہ ''یہ عورت میرے لئے میری ماں بہن کی طرح حرام ہے'' پھر بعد میں اس کے اور اس عورت کے والد کے تعلقات خوشگوار ہوگئے اور اس نے مہر معین کے ساتھ عورت کے ساتھ نکاح کر لیا'' عورت نے بھی اس نکاح کو برضا ورغبت قبول کرلیا۔ سوال یہ ہے کہ قبل از عقد اس عورت کو حرام قرار دینے کی وجہ سے مرد کے لئے کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہے اور اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس تحریم کا عقد نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ اس کا تعلق بل از عقد نکاح سے ہے اس صورت میں کفارہ ظہار بھی لازم نہیں کیونکہ مرد نے منگیتر کو اپنی بیوی بننے سے پہلے حرام قرار دیا ہے ہاں البتہ اس صورت میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تُحَرِّموا طَيِّبٰتِ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَكُم وَلا تَعتَدوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ المُعتَدينَ ٨٧ وَكُلوا مِمّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذى أَنتُم بِهِ مُؤمِنونَ ٨٨ لا يُؤاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغوِ فى أَيمٰنِكُم وَلٰكِن يُؤاخِذُكُم بِما عَقَّدتُمُ الأَيمٰنَ ۖ فَكَفّٰرَتُهُ إِطعامُ عَشَرَةِ مَسٰكينَ مِن أَوسَطِ ما تُطعِمونَ أَهليكُم أَو كِسوَتُهُم أَو تَحريرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ ثَلٰثَةِ أَيّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفّٰرَةُ أَيمٰنِكُم إِذا حَلَفتُم ۚ وَاحفَظوا أَيمٰنَكُم ... ٨٩ سورة المائدة

''مومنو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو حلال طیب روزی اللہ نے تم کو دی ہے اس سے کھاؤ اور اللہ سے جس پر ایمان رکھتے ہو، ڈرتے رہو، اللہ تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرے گا لیکن پختہ قسموں پر (جن کے خلاف کرو گے) مواخذہ کرے گا تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل عیال کو کھلاتے ہو یا ان دس محتاجوں کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھا لو (اور اسے توڑ دو) اور تمہیں چاہیے کہ ان قسموں کی حفاظت کرو۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يٰأَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبتَغى مَرضاتَ أَزوٰجِكَ ۚ وَاللَّهُ غَفورٌ رَحيمٌ ١ قَد فَرَضَ اللَّهُ لَكُم تَحِلَّةَ أَيمٰنِكُم ۚ وَاللَّهُ مَولىٰكُم ۖ وَهُوَ العَليمُ الحَكيمُ ٢ ... سورة التحريم

''اے نبی ﷺ! جو چیز اللہ نے آپ کے لئے جائز کی ہے تم اس کو حرام کیوں کرتے ہو، کیا (اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔''

لہذا جو شخص اس طرح کسی چیز کو حرام قرار دے تو اسے چاہیے کہ وہ دس مسکینوں کو اوسط درمیانے درجے کا کھانا کھلائے، ان میں سے ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ دے دے یا دس مکینوں کو کپڑے دے ایک گردن کو آزاد کر دے اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو وہ مسلسل تین دن کے روزے رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص175

محدث فتویٰ